عرضِ نیاز

از جناب عامر عثمانی

غم میں احساسِ شادمانی ہے — ہائے کیا چیز نوجوانی ہے

کس نے دیکھی ہے کس نے جانی ہے — منزلِ شوق لامکانی ہے

کیا مئے چشم ارغوانی ہے! — ڈھلتی جاتی ہے اور پرانی ہے

عشق میں مرگِ ناگہاں کیسی — عشق خود مرگِ ناگہانی ہے

اے خوشا التفاتِ درپردہ — شامِ غم ہے مگر سہانی ہے

جس کو چاہا دیا، دیا نہ دیا — غم پہ بھی تیری حکمرانی ہے

عام ہوتا نہ رازِ دل اتنا — ضبطِ غم تیری مہربانی ہے

وہ جو سمجھیں تو اشک سب کچھ ہیں — اور نہ سمجھیں تو صرف پانی ہے

چشمکِ حسن و عشق کیا کہیے! — ہر نظر مستقل کہانی ہے

ہائے وہ غم جو حسن بن جائے — حاصلِ عیشِ جاودانی ہے

میں ہوں اب اس مقام پر کہ جہاں — نامرادی ہی کامرانی ہے

کیا ستم ہے کہ ضبطِ غم پہ اُنھیں — ترکِ الفت کی بدگمانی ہے

بارہا جبرِ عشق سے عامر
عقل نے دل کی بات مانی ہے

تصحیح۔ افسوس ہے برہان کی گذشتہ اشاعت میں صفحہ ۳۱۲ سطر ۹ میں بجائے "حاملانِ معنیٔ قرآن" کے "حاملانِ مفتیٔ قرآں" چھپ گیا ہے۔ قارئین کرام تصحیح کرلیں۔